مکتوبات قاضی عبدالودود بنام مختار الدین احمد

۲۶ جنوری ۴۸ء

بھنور پوکھر، بانکی پور

مکرمی،

میں کل پٹنہ واپس آیا تو علی گڑھ میگزین کا اگست نمبر اور آپ کے تین خط ملے۔ شکریہ۔ میگزین (۱) کے بعض مضامین اچھے ہیں۔

۱۔ غالب کا یہ اعتراض کہ "خلف" نام نہیں ہوسکتا، غلط ہے۔ کتابوں میں اس نام کے بہت سے آدمیوں کا ذکر ہے۔

۲۔ فرہنگِ نظام (۲) کا نام میں نے سنا ہے، مگر ابھی اس کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔

۳۔ آغا احمد علی (۳) کے بارے میں فی الحال میرا کچھ لکھنا مشکل ہے۔ جن کتابوں کے نام آپ نے تحریر کیے ہیں، ان کے علاوہ بھی ان کی کتابیں ہیں۔ نام اس وقت یاد نہیں آتا۔ حکیم حبیب الرحمٰن مرحوم نے ان سے متعلق ایک مضمون مدت ہوئی لکھا تھا۔ مگر باوجود وعدہ مجھے وہ رسالہ جس میں یہ چھپا تھا نہ بھیج سکے۔ آپ ڈاکٹر عندلیب شادانی سے اس کی نسبت دریافت کریں۔ آغا کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ وہ فارسی کے صرف و نحو اور اس کے ادب سے غالب کے مقابلے میں بہت زیادہ واقفیت رکھتے تھے، لیکن شاعر کی حیثیت سے انھیں کوئی مرتبہ حاصل نہیں۔ مؤیدِ بُرہان کا سال طبع جو مہر نے لکھا ہے غالباً صحیح ہے۔ قطعی طور پر مؤید کو پھر دیکھنے کے بعد لکھوں گا (۴)

۴۔ جرمن اور فرانسیسی دونوں سیکھنے کے قابل زبانیں ہیں۔ (۵) فرانسیسی نسبتہً آسان ہے۔ چار پانچ مہینوں میں اتنی آجائے گی کہ آپ نثر کی معمولی کتابیں بلا تکلف پڑھنے

لگیں۔ Hugo Self-taught Series منگوا لیجیے، تلفّظ کے لیے کسی ایسے شخص سے مدد لیجیے جو اس زبان سے واقف ہو۔ علی گڑھ میں ایسے بہت لوگ ہوں گے۔

۵۔ مکتوباتِ شاد پر جو مضمون لکھا گیا تھا وہ شخصِ معلوم (۶) نے واپس نہیں کیا۔ کسی دوسرے مضمون کے لیے بھی فی الحال وقت نکالنا مشکل ہے۔ ایک بات اور بھی ہے: میں خود اڈیٹر کی درخواست کے بغیر رسالے کے لیے مضمون نہیں دے سکتا۔

۶۔ ابوالکلام آزاد کی قیادت کے بارے میں سعدی کی رائے سن لیجیے:

کس نیاید بزیرِ سایۂ بوم ورہُما از جہاں شود معدوم

۷۔ غبارِ خاطر ابھی حال میں دیکھی۔ اور باتوں سے قطع نظر مُصنّف صحیح اردو بھی نہیں لکھ سکتا۔

۸۔ میں ابھی سندھ گیا تھا، سات آٹھ ہفتے رہ کر واپس آیا ہوں۔ ہم لوگوں نے وہیں قیام کا فیصلہ کیا ہے، کراچی یا حیدرآباد ان دونوں میں سے کوئی جگہ چُنی جائے گی۔ ہوائی راستہ اب تک خطرات سے خالی ہے۔

۹۔ غالب کے فارسی اشعار کا ایک مجموعہ علی گڑھ میں (۷) ہے۔ غالباً شیفتہ کلکشن میں۔ میں اس کے مندرجات کی تفاصیل چاہتا ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے؟ یہ معلوم ہوجانے کے بعد کہ اس میں کیا کیا ہے ممکن ہے میں مزید تفاصیل چاہوں۔ آپ اگر یہ نہ کرسکیں اور کوئی دوسرا شخص اس پر راضی ہو تو اسے معاوضہ بھی دے سکتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

(۲)

۲۱ جنوری ۴۹ء

بھنور پوکھر

شفیقِ مکرّم آپ کو فارسی خطوط کا رجسٹری شدہ پیکٹ میں نے چند روز ہوئے بھیج دیا ہے، ملا ہوگا۔ یہ خطوط اور دوسری چیزیں جو میں بھیجوں گا وہ کتابی شکل میں چھپیں گی جیسا کہ میں آپ سے کہہ چکا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس کتاب میں اگر رسالۂ عبدالکریم بتمامہ شامل کر دیا جائے تو بُرا نہ ہوگا۔ اس لیے کہ اس کے بعد اردو کا حصّہ مختصر رہے گا۔ یہ میں ڈاکٹر عبدالسّتار صدّیقی کی اجازت کے بغیر نہیں کرسکتا۔ یہ اس لیے کہ ابتداء میں وہ صرف تیغِ تیز چھپوانا چاہتے تھے، میں نے انھیں مشورہ دیا کہ اس کے ساتھ لطائفِ غیبی اور رسالۂ عبدالکریم بھی رہے۔ وہ غالباً اپنا کام مکمل کرچکے ہیں لیکن کتاب چھپوانے میں ظاہرا ابھی دیر

ہے ۔ اس صورت میں اُن کی اجازت کے بغیر نہیں چھپوا سکتا (۸)۔ میں نے ان کی اجازت طلب کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کے بعد بھی آپ اپنے مجموعے میں شامل کرسکتے ہیں ۔ اس کی اگر اجازت مل گئی تو آپ چھاپیں گے ؟ فوراً لکھیں ۔ بڑی تقطیع (فولس کیپ سائز) کے صفحے میں میرے پاس ایک نقل مہیش پرشاد صاحب کی بھیجی ہوئی موجود ہے وہی آپ کو بھیج دوں گا۔ نظیر اکبر آبادی کے حالات و کمالات پر جو کتاب شباز نے لکھی ہے (۹) (دوسرا کارڈ ذیل میں درج ہے)

(۳)

۲۷ جنوری ۴۹ء
بھنور پوکھر ۔ بانکی پور
شفیقِ مکرّم ۔ تسلیم

آپ کا کارڈ مورخہ ۲۴ جنوری ملا ۔ شباز کی کتاب میں جہاں نظیر کے تلامذہ کا ذکر ہے حکیم غلام رضا خاں کا ایک خط بھی درج ہے ۔ اس خط کی نقل اور اس عبارت کی جو اس کے متعلّق ہے نقل مطلوب ہے ۔ عبدالقادر کے روزنامچے میں قتیل کے متعلّق بھی کوئی بات نہ نکلی ؟ (۱۰)۔ میں نے اس کے بارے میں آپ سے کہا تھا ۔ عبدالقادر اس زمانے میں کلکتے میں تھے جب غالب وہاں گئے تھے اور غالب نے بادِ مخالف کا ایک نسخہ انھیں بھیجا تھا ۔ بہت تعجب ہوا کہ غالب کے متعلّق ان کے روزنامچوں میں کچھ نہ نکلا۔

رسالۂ عبدالکریم شاید نہ بھیج سکوں ۔ سب لکھا لکھایا موجود ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس کے بارے میں ، میں نے ڈاکٹر صدّیقی صاحب کو لکھا تھا' انھوں نے اس کا جواب نہیں دیا " ایں ہم کہ جوابی نںویسند جواب ست " ۔ اب بار بار کیا لکھوں ۔ اس رسالے کی نقل بھی ان سے نہیں (ملی) تھی،مہیش پرشاد صاحب نے بھیجی تھی ۔ مگر ان سے ایسے تعلّقات ہیں کہ میں ان کی مرضی کے خلاف نہیں کرسکتا۔ اور باتیں آئندہ ایک رجسٹرڈ خط میں لکھوں گا۔

(۴)

۹ فروری ۴۹ء
بھنور پوکھر ۔ بانکی پور
شفیقِ مکرّم ۔

آپ کو ایک رجسٹرڈ خط لکھ چکا ہوں' ملا ہوگا ۔ آپ کا کارڈ کل آیا' اس میں عبارت

متعلقہ حالی و ہیرا سنگھ منقول ہے ۔ شکریہ ۔ سپرو کی تقریروں کا مجموعہ نہ ملا تو کوئی حیرت کی بات نہیں ۔ لیکن کلّیاتِ فرخی کا مسلم یونیورسٹی کے کتب خانے میں نہ ہونا آپ کے اساتذہ کے اپنے فرائض کی طرف سے مجرمانہ غفلت ہے ۔ فرخی کے معاصرین میں بہت کم شعراء کے دواوین ملتے ہیں ۔ کس قسم کے لوگ ہیں کہ انھیں آج تک اس [کے] دیوان کی اہمیّت کا احساس نہیں ہوا۔

۱۔ تیج بہادر سپرو کی کتاب کا نام معلوم ہو تو لکھیں کسی اور جگہ سے منگوانے کی کوشش کروں گا۔

۲۔ سیرِ سیّاح اگر وہاں ہو تو بھیج دیجیے ۔

۳۔ دیوانِ فغاں حبیب گنج میں ہوگا یا نہیں ؟

۴۔ نصرت علی نصرت (مقیم کلکتہ) کا حال اگر روزِ روشن اور نگارستانِ سخن میں ہو تو نقل کر کے بھیج دیجیے ۔ اشعار کی ضرورت نہیں ؟

ڈاکٹر زبیر صدّیقی (۱۱) کل ملنے آئے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ ڈاکٹر عبدالستّار صدّیقی غالب نمبر کے لیے مضمون لکھ رہے ہیں' میں نے انھیں لکھا تھا کہ ضرور لکھیں ، مختصر ہی کیوں نہ ہو (۱۲)۔

سپرو کی تقریر کہاں سے مل سکے گی ؟ اگر کسی کتب فروش کے یہاں ہو تو اسے کہیے کہ وہ دو کاپی میرے نام وی پی کر دے ۔ اس کی شدید ضرورت ہے ۔

(۵)

۴ / ۳ / ۴۹ء

تبصرۂ فرہنگِ غالب میں " یاتھی تو اب ناپید ہے " (۱۳) کے بعد اضافہ پنج آہنگ میں جو قواعدِ صرف دیے ہیں وہ محض مبتدیوں کے لیے ہیں ، اور ان کی کوئی اہمیّت نہیں۔

عبدالصّمد والے مضمون کا آخری پیراگراف یہ ہے (۱۴)

" عبدالصّمد غالب کا زائیدۂ فکر ہے ، اور بہت سی باتوں میں غالب کا مُماثل ہے ، تو کچھ باتیں اس میں ایسی بھی پائی جاتی ہیں جو غالب میں نہیں ملتیں " غالب افراسیابی ہیں تو عبدالصّمد دارائی ، غالب ہندوستان کے رئیس زادے ہیں تو عبدالصّمد ایران کا امیر زادہ ، پیشہ ور مُعلّم دونوں میں سے کوئی نہیں ، لیکن تلامذہ کی تربیت سے دونوں میں کسی کو انکار نہیں ۔ ساسانِ ششم کا لقب دونوں کے لیے وضع کیا گیا ہے ۔ (" ساسانِ ششم بہ کاروانی مائیم "

دستنبو کی آخری رباعی کا مصرعِ آخر) ۔ عبدالصّمد کی وہ خصوصیات جن سے غالب محروم ہیں وہ ہیں جن کا فقدان غالب بہ شدّت محسوس کرتے تھے ۔ یہ علومِ عربیّہ اور منطق و فلسفہ میں دخلِ کُلّی (رکھتا) ہے ۔ غالب نے عبدالصّمد کی مدح سرائی میں زمین آسمان کے قلابے ملائے ۔ اپنی کتابوں کے پڑھنے والوں کو اس کے وجودِ خارجی کا یقین پیدا کرنے کے لیے حکایتیں وضع کیں ۔ اور اس کے حوالے سے بہت سے نکات لکھے ۔ لیکن ایک بات ان کے لیے ناممکن تھی ۔ اور وہ ایسی شخصیّت کی تخلیق تھی جس کی ذہنی سطح ان سے بلند تر اور جس کی معلومات ان سے وسیع تر اور صحیح تر ہوں ۔ خود غالب کی ذہنی سطح کیا تھی اور ان کی معلومات کی کیا کیفیت تھی ۔ ایک دوسرے مقالے سے معلوم ہوگا " ۔

سفرنگِ دساتیر مُصنّفہٴ نجف علی کی تقریظ نوشتہٴ غالب کی نقل براہِ کرم بھیج دیں ۔ صاف ہو ۔ سالِ طبع کتاب اور عنوانِ تقریظ بھی ۔ مطبع کا نام بھی ۔ یہ کتاب وہاں ہے (۱۵) ۔ میں نے منگوائی تھی ۔ یہ بتائیے کہ آپ کا رسالہ کب تک نکلے گا ۔

(۶)

۱۴ / ۳ / ۴۹ء

شفیقِ مکرّم

کل ایک رجسٹرڈ پیکٹ بھیج چکا ہوں جس میں نوادر غالب (۱۶) کے بعض اجزا ہیں ۔ دل داد خاں کا پتا آگرہ میں مقامی تحقیقات سے چلے تو چلے ۔ کتابوں سے تو اس کی بالکل امید نہیں (۱۷) ۔ میں نے ان تذکروں سے مُفصّل بحث نہیں کی جو قاطعِ بُرہان کی اشاعت کے (بعد) شائع ہوئے ۔ مجملاً لکھ دیا ہے کہ ان کا بیان قاطع پر مبنی ہے ۔ ہفت آسمان کی عبارت کی بھی ضرورت تھی ۔ آپ نے اچھا کیا کہ اسے بھیج دیا (۱۸) ۔ یہ کتاب غالباً کتب خانۂ " مشرقیہ " میں ہے ۔ ہاں سفرنگِ دساتیر اور دری کشا کے سالِ طبع سے مُطّلع کریں ، ممنون ہوں گا ۔ آپ نے جو کچھ پہلے لکھا ہے وہ بے کار ہے ۔ اس کا پتا نہیں کہ آپ نے دونوں میں سے کس کا سنہ دیا ہے ۔

رضی الدّین نیشاپوری کا بہت مختصر سا قلمی دیوان وہاں ہے ۔ ذرا دیکھیے کہ یہ شعر ہے یا نہیں :

۱۔ چو رسی بطورِ ہمّت ارنی بگو و بگزر   کہ نیرزد ایں تمنّا بجواب لن ترانی

اگر ہو تو اس کے ورق کا شمار بتائیے گا ۔

۲۔ ع " کفِ جوادِ ترا از برائے آں دارم " : یہ دارم ہے یا داریم ؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ جس نظم میں یہ شعر ہے وہ قطعہ ہے، قصیدہ ہے، کیا ہے؟ اور اس کا افتتاحی شعر کیا ہے؟

(۷)

۱۸/ مارچ ۴۹ء

سر عبدالقادر سے مضمون مل سکے تو لیجیے۔ میرے مضمون کا یہ عنوان اگر آپ کو بہتر معلوم ہو تو لکھیے "غالب بحیثیت محقق"۔ فارسی کی تخصیص ٹھیک نہیں۔ اس لیے کہ بحث صرف فارسی کی نہیں۔ میری طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں۔ آٹھ دن سے خراب ہے۔ کانفرنس کے کاموں میں بھی شریک نہیں ہوں۔ ہاں ذرا حیدرآباد کے متعلق کوئی کتاب ہو تو اس میں عالم علی خاں کا حال دیکھیے۔ یہ ۱۹۴۸ء میں زندہ تھے۔ عجب نہیں سالار جنگ کے خاندان سے ہوں (۱۹)۔ ان کے متعلق ایک مختصر نوٹ دینا ہے جگہ خالی رکھیے۔ اس کے لیے میں نے ہدایت کی ہے ... انتظام اللہ شہابی صاحب آزردہ پر مُصنّف میں لکھ چکے ہیں (۲۰)۔ مضامین کی تصحیح اچھی طرح ہو ورنہ لوگوں کی سمجھ میں نہ آئیں گے۔

(۸)

۲۰/ مارچ ۴۹ء

آپ کو پہلے خطوط فارسی بھیجے گئے، اس کے بعد ۱۱ مارچ کو کچھ چیزیں تقریظ اردو اور دیباچے وغیرہ۔ اس کی رسید اب تک نہیں آئی۔ (اس کی فہرست بھی مطلوب ہے)۔ تیسری قسط کل یعنی ۱۹ مارچ کو بھیجی ہے۔ اس میں آپ کو اختیار ہے کہ جہاں چاہیں رکھیں۔ کچھ چیزیں چھوٹ گئیں، آج بھیجتا ہوں۔ ترتیب کا آپ کو اختیار ہے جہاں چاہیں رکھیں۔ یہ دیکھ لیجیے گا کہ مکرّر نہ ہوجائیں (۲۱)۔ اگر ابھی کتابت نہ ہوئی ہو تو عنوانات اس طرح لکھوائیں کہ ہر عنوان ایک سطر سے زیادہ نہ لے۔

(۹)

۲۵/ مارچ ۴۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور

شفیقِ مکرّم، آپ کا خط مؤرّخہ ۲۱ مارچ ملا۔ اس سے یہ پتا چلا کہ آپ نے آثارِ غالب (ظاہراً آپ نے اسی نام کو ترجیح دی) کہ مندرجات کس ترتیب سے رکھے ہیں، مگر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ فارسی خطوط سے جوڑ مل گیا یا نہیں۔ یہ ضروری بات تھی جو آپ نے نہیں لکھی

... اچھا ہے آپ شیرانی مرحوم کے خط کا وہی حصہ دیجیے جس کا تعلق غالب سے ہے (۲۲)۔
عکس والا خط (۲۳) میں نے دیکھا ۱۸۱۴ھ کا نہیں ہوسکتا اس لیے کہ مُہر ۱۲۳۱ھ کی ہے۔
آپ کی فہرست میں معروف کی غزل نہیں مجھے اچھی طرح [یاد] ہے کہ بھیجی تھی۔ اگر آپ نے شامل نہیں کیا تو کیوں؟ (۲۴) اس کا جواب فوراً دیجیے۔ اگر یہ غزل آپ کو نہ ملی ہو تو اسے معیار سے لیجیے، آخر میں رہ سکتی ہے۔ ہاں، میں آپ کو اس کی اجازت از خود دے دیتا ہوں کہ آپ عبدالصّمد پر میرے مضمون کی جگہ عرشی صاحب کا مضمون چھاپیں، لیکن دِقّت یہ ہے کہ اس کا مُحقّق والے مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ اگر یہ شایع نہ ہوا تو پھر اس کا ابتدائی حصہ لا حاصل سمجھا جائے گا۔ معاصر نکل رہا ہے۔ اگر عرشی صاحب راضی ہوں تو اس میں اشاعت کے لیے بھیج دیں، مگر جلد ورنہ آیندہ پرچے میں چھپ نہ سکے گا۔ میں نے اس پرچے کے لیے کچھ نہیں دیا۔ باقی کل۔

(۱۰)

۲۶ / مارچ ۴۹ء
بھنور پوکھر، بانکی پور
شفیقِ مکرّم، کل کے کارڈ کا جواب دیا جاچکا ہے۔ آج دو کارڈ ملے۔

۱۔ اِکرام صاحب کی کتاب میں نے نہیں دیکھی، اس لیے مجھے علم نہ تھا کہ اس کے مندرجات کیا ہیں۔ سلام والا شعر اور مرثیے کے ۳ بند حذف کر دیں (۲۵)۔ آپ کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ مرثیے کے ۳ بند مالک رام نے اردو میں چھپوا لیے تھے۔ اردو میں صفیر بلگرامی اور غالب کے نام سے میں نے ایک مضمون لکھا تھا اور اس میں یہ بند آگئے تھے۔ (۲۶) اصل میں جلوۂ خضر میں جو غالب سے ملاقات کا حال لکھا ہے وہ سب کا سب نقل کر دیا گیا تھا۔ معروف کے دیوان میں جو اشعار ہیں وہ بھی میں نے اوّل اوّل چھاپے تھے (۲۷)۔

۔ ظاہراً آپ نے کتاب کا آغاز فارسی خطوط سے کیا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو اردو سے آغاز کیجیے۔

۳۔ یہ بھی بتائیے کہ پہلا صفحہ جو آپ نے نقل کیا ہے اس کے عنوانات کیا ہیں، کتاب کا نام بھی تو اس صفحے پر ہونا چاہیے، اس کا انتظام کس طرح ہوگا۔ "خطوطِ غالب" یہ عنوان دوسرے عنوانوں سے زیادہ جلی نہ ہونا چاہیے۔

۴۔ آثارِ غالب کے لیے اب کچھ باقی نہیں۔

(۱۱)

۳۱ / مارچ ۴۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور

شفیقِ مکرّم، آپ کا کارڈ مورخہ ۲۸ مارچ ملا۔ میں مرثیے کے بند اور معروف کے دیوان والی غزل کے اِخراج کے بارے میں لکھ چکا ہوں۔ آپ اگر پہلے ہی لکھ دیتے کہ مالک رام اس غزل کو اور اِکرام مرثیے کے بندوں کو شایع کر چکے ہیں تو میں ان کے متعلق طویل نوٹ لکھنے میں وقت برباد نہ کرتا۔ ہاں یہ لکھیں کہ مالک رام نے غزل کب چھپوائی۔ میں مارچ ۳۹ء کے معیار میں اسے شایع کر چکا ہوں۔ سلام والا شعر بھی حذف کر دیجیے۔ خطوط کو حصّۂ دوّم اور باقی ماندہ کو حصّہ ا کر دیجیے اور اردو کو فارسی پر مُقدّم رکھیے۔ کل رجسٹری بھیج چکا ہوں۔ جس میں آثار کے ابتدائی صفحے اور "مُحقِّق" کے باقی ماندہ اجزا ہیں۔

۳۔ عکس حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی بشرطے کہ آپ نے کتاب کا نشان صحیح دیا ہو (۲۸)۔

۴۔ تپاں کا سالِ وفات نسّاخ نے ۱۸۳۴ء لکھا ہے، اور میں نے بھی اسے صحیح سمجھ کر حواشی میں لکھ لیا ہوتا مگر بعد کو یہ انکشاف ہوا کہ یہ غلط ہے (۲۹)۔ اس کی وجہ سے بہت کچھ بدلنا پڑے گا۔ تحقیق کی زمین بڑی پا لغز ہے۔ بخوبی ممکن ہے کہ یہ غلطی رہ جاتی۔

(۱۲)

[۲ اپریل ۴۹ء]

بھنور پوکھر، بانکی پور

کاغذات مرسلہ کل ملے، آج واپس ہیں۔ میری طبیعت تین چار دن سے خراب ہے، اس لیے آپ کے مضمون کی اصلاح ابھی ممکن نہیں (۳۰)۔ اسے غور سے پڑھنا ہے۔ آپ نے اب تک یہ نہیں بتایا کہ کیا ارادہ ہے۔ مشورہ قبول کرنا ضروری نہیں، لیکن عندیہ تو معلوم ہو۔

آزُردہ والا مضمون بجنسہٖ یا خفیف اختلافات کے ساتھ عجب نہیں مُصنّف میں بھی چھپا ہو۔ اس صورت میں اس کی اشاعت نا مناسب ہے۔ یوں بھی فضول سا ہے۔ صاحبِ مضمون نے گلشنِ بے خار وغیرہ کی مدحیّہ عبارات بے کار نقل کیں۔ انھیں کچھ اور نہیں تو یہ تو دیکھ

لینا تھا کہ خود غالب نے آزردہ کے باب میں کیا لکھا ہے ۔ میں تو ادھر کئی دن سے لائبریری گیا نہیں ۔ آج قاسم صاحب کو نگلیٹو کے بارے میں لکھ رہا ہوں (۳۱) ۔ ملا تو بھیج دوں گا ۔

ڈاکٹر عبداللطیف (حیدرآباد) کا پتا کسی سے معلوم ہوسکے تو مجھے لکھ بھیجیں ۔

صدر یار جنگ کا نام مضمون نگاروں کی فہرست میں نظر نہ آیا ، ظاہرا وہ کچھ نہ لکھ سکے ۔

آپ غالب کے مجموعۂ اشعار پر جو شیفتہ کی کتابوں میں ہے ضرور لکھیں ۔ محنت طلب نہیں ، میں اسے دیکھے بغیر اس کا اندازہ کرسکتا ہوں کہ چند گھنٹوں کا کام ہے (۳۲)۔

شایع شدہ مضامین کی فہرست بہت کارآمد ہوتی ، مگر آپ نے ادھر توجہ نہ کی ۔

کانفرنس کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب اب تک وصول نہیں ہوا ۔

(۱۳)

۳۱ / مارچ ۵۰ء
بھنور پوکھر ، پٹنہ ۴
(پتا یہی لکھا کیجیے)

۱۔ آپ کا کارڈ (۱۴ مارچ کا) کل شام ملا ۔ کتاب مرسلہ صبح ہی کو آگئی تھی ۔ تعجب ہے کہ آپ نے نہ عُود (۳۳) بھیجی اور نہ ، نہ بھیجنے کی وجہ بتائی ۔

۲۔ موارد الکلم (۳۴) کی تقریظ غالب نے ایک دوسرے شخص کی طرف سے لکھی ہے ۔ مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے حمیدہ سلطان بیگم سے دریافت کیا تھا کہ حُسام الدولہ کون ہیں ، مگر وہ جواب نہ دے سکیں ۔

۳۔ میرا قیاس ہے کہ غالب کی والدہ غالب کے سفرِ کلکتہ سے پیشتر مر چکی تھیں (۳۵) ۔

۴۔ عکس دیکھا (۳۶) ۔ ۱۸۰۳ء بالکل خلافِ قیاس ہے ۔ اس وقت غالب کی عمر اتنی نہ تھی کہ وہ کسی امر کی ذمہ داری قبول کریں تو قانون اسے تسلیم کرے ۔ ۱۸۱۴ء کے اواخر میں بھی غالب کی عمر سترہ برس کی تھی ، اور جو قانون آج کل رائج ہے۔ (میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت بھی یہی قانون رائج تھا) اس کے مطابق ان کی تحریر قرض دینے والے کے لیے مفید نہیں ہوسکتی۔ میرا خیال ہے کہ ۱۸۲۴ء اور سنوں کے مقابلے میں زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ ۱۸۳۴ء میں تو میرا قیاس ہے کہ غالب کی والدہ زندہ ہی نہ تھیں ۔

۵۔ سیّد حسن عسکری صاحب کو آپ کا پیغام دے دیا گیا تھا ، اس کا علم بھی نہیں کہ انھوں نے عکس (۳۷) بھجوایا یا نہیں۔

۶۔ نجف علی خاں کی کتابوں پر جو غالب کی تقریظیں آثارِ غالب میں چھپی ہیں ان میں اغلاطِ طباعت ہوں تو عجب نہیں ۔ آپ بہ راہِ مہربانی ایک اغلاط نامہ تیار کر کے جلد از جلد مجھے بھیج دیں ۔ اس بارے میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں ۔

۷۔ دیوان معروف جو میرے پاس تھا ایک صاحب لے گئے اور پھر واپس نہ ملا ۔ آپ ذرا یہ دیکھ کر بتائیں کہ علی بخش خاں اور اُن کی بیٹی کی شادی کہاں ہوئی تھی۔

۸۔ دیوانِ معز فطرت کے نسخے میری نظر سے گزرے ہیں، لیکن ، ایسا نسخہ آج تک نہیں ملا جو کُل کلام پر حاوی ہو۔ اس میں سب سے مُقدّم یہ امر ہے کہ دیوان کے جتنے نسخے مل سکیں دیکھے جائیں۔ ان کی نثر کا ایک مجموعہ بھی ہے اور خطوط دوسری کتابوں میں بھی ملتے ہیں۔ ان چیزوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ تذکروں کے متعلّق میری رائے یہ ہے کہ کُل تذکروں کو دیکھنا چاہیے، خواہ وہ بہت بعد ہی کے کیوں نہ ہوں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعد کے تذکروں کے کچھ مآخذ ایسے ہوسکتے ہیں جو اب ناپید ہوں یا سہل الحصول نہ ہوں، مزید یہ کہ ایسا کلام ان میں مل سکتا ہے جو دیوان کے موجودہ نسخوں میں نہ ہو۔ عہدِ عالمگیری کی کتبِ تاریخ کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ میں اِجمال سے کام لے رہا ہوں۔ اگر وہ یہ لکھیں کہ ان کے پاس کیا مواد موجود ہے تو میں تفاصیل سے کام لوں ۔ اس کے بغیر بہ خوبی ممکن ہے کہ میں ایسی کتابوں کے نام لکھوں جو خود ان کے علم میں ہوں ۔

۹۔ ایک کارڈ الگ سے جاتا ہے اس کا تعلّق مالک رام صاحب سے ہے۔

مکتوباتِ مختار الدّین احمد بنام قاضی عبدالودود

(۱)

علی گڑھ

۲/ مئی ۴۸ء

محترمی و معظّمی سلامِ مسنون

آپ کی رجسٹری کل اتوار ہونے کی وجہ سے آج ملی ، نامۂ گرامی کا شکریہ۔ (اسعاف یعنی بریلوی مدیر معارف)

وہ تنقید تو آپ میرے ہی لیے رکھ لیں تو بہتر ہے ۔ سیّد صاحب کو کوئی اور چیز دے دیجیے گا ۔ یہاں کی طباعت بہت اچھی نہیں لیکن پروف سے پورا اندازہ نہیں ہوسکتا ، اگر آپ

چند دن توقّف کریں تو میں اصل مطبوعہ فرمے بھیج دوں۔ ان سے صحیح اندازہ ہوسکے گا۔

غالب کے مکتوبات کے بارے میں آپ کا کوئی خط مجھے نہیں ملا۔ جواب کا مجھے اب تک انتظار ہے۔ میں علی گڑھ میگزین کا غالب نمبر نکالنا چاہتا ہوں۔ اس کی تیاری کے لیے تین مہینے سے زائد کی مدّت مجھے مل جائے گی۔ عام ادبی نمبر نکالنے کے بجائے شاعروں پر خصوصی نمبر نکالنا زیادہ مفید معلوم ہوتا ہے۔ اس میں یکجا بہت مفید معلومات مل جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے آپ کو میں نے لکھا تھا کہ اس سلسلے میں مشورہ دیں کہ کن کن عنوانات پر مضامین لکھوائے جائیں۔ میرے خیال میں یہ شمارہ تین حصوں پر منقسم ہونا چاہیے۔ حالاتِ زندگی، کلام پر تبصرہ اور نوادر و آثار۔ آپ مُطّلع فرمائیں کہ آپ کن عنوانات پر مضامین لکھیں گے۔ اگر غالب کی کچھ نایاب تحریریں مل جائیں تو پھر ان کا عکس چھاپنے کو بھی تیار ہوں براہِ کرم اپنے مشوروں سے جلد مطلع کریں۔

والسّلام

آرزو

(۲)

غالب نمبر

مسلم ریلیف سوسائیٹی
۵۶۔ لور چیت پور روڈ، کلکتہ

۸ / ۶ / ۴۸ء

مخدومی سلام مسنون

میں پٹنہ ۲ ماہ رواں کو آیا اور غالباً ۳ کی صبح کو آپ کے یہاں پہنچا۔ ملازم سے معلوم ہوا کہ آپ باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اُسی دن شام کو مجھے کلکتہ آنا تھا اس لیے شام کو حاضر نہ ہوسکا۔ آپ کے خطوط مجھے مل گئے تھے اور میں امتحان ختم کر کے لائبریری پہنچا لیکن کچھ زیادہ کام کی باتیں معلوم نہ ہوسکیں۔ شعبۂ مخطوطات کے نگراں رخصت پر تھے، اس لیے شیفتہ گلشن سے استفادہ ممکن نہ ہوا۔ آپ نے جن مطبوعہ فارسی کتابوں کا ذکر کیا ہے تعجب ہے یہاں موجود نہیں۔ تذکرۂ غوثیہ بھی نہیں ملا۔ گو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے شلف پر ایک بار اِسے دیکھا ہے۔ اب یا تو غائب ہے یا سیمنار میں منتقل ہوگیا ہے۔ چوں کہ امتحانات ختم

ہوئے مدّت ہوئی اس لیے سیمنار عرصے سے بند ہے۔

دیوانِ معروف دیکھا۔ وہ غزل ۱۱ شعروں کی ہے، مطلع یہ ہے:

جوابِ خط نہیں دیتا نہ دے جواب تو دے کہ قاصد آ کے جو کچھ دے خبر شتاب تو دے

محمود شیرانی کے مضمون کا عنوان ہے "فارسی شاعری اور اس کی قدامت" اور اس میں ... وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔ اس کا یہ شمارہ پٹنہ لائبریری میں موجود نہیں۔ یہ مضمون دو قسطوں میں رسالۂ سہیل علی گڑھ شمارہ ۱ و شمارہ ۲ (۱۹۲۹ء) میں چھپا ہے۔ پہلا شمارہ یہاں موجود ہے لیکن وہ احسن کلکشن میں ہے، وہاں سے ایشو ہونا ممکن نہیں۔

میں ایک ہفتے میں آ جاؤں گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ نے غالب نمبر کے لیے کچھ لکھنا شروع کر دیا ہوگا۔ آپ نے جن لوگوں کے نام لکھے تھے انھیں خط لکھ رہا ہوں لیکن حمید احمد خاں کا پتا معلوم نہیں۔ شیخ محمد اکرام اور ڈاکٹر عبدالستار صدّیقی کے پتے بھی مطلوب ہیں۔

احسن کلکشن میں بہت اچھی کتابیں دیکھنے میں آئیں:

فہرستِ مخطوطات نمبر ۱۶ خلاصۂ دیوانِ رند، ۸۹ تذکرۂ شعرا مُصنّف نا معلوم

۹۰ دیوانِ درد (فارسی) ۱۳۰ دیوانِ درد (اردو) ۱۳۱ دیوانِ جرأت،

۱۳۵ تذکرہ گلِ رعنا لچھمی نرائن شفیق ۱۷۵ دیوانِ سعد اللہ گلشن ۲۳۱ تذکرۃ الشعراء دولت شاہ سمرقندی

یہاں دستنبو مطبوعہ بھی موجود ہے لیکن اس وقت کسی کے نام ایشو ہے، امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

والسّلام

مختار الدّین

(۳)

حبیب منزل

سیلاؤ، ضلع پٹنہ

۳۰ / ۸ / ۴۸ء

مخدومی سلامِ مسنون

آج کل خطوطِ غالب مُرتّبہ مہیش پرشاد زیرِ مطالعہ ہے۔ ص ۱۳۱ پر واجد علی کا نام ملتا

ہے ۔ مُرتّب کو اگر اس کا احساس ہے کہ صحیح نام امجد علی ہے تو پھر متن میں واجد علی کیوں رکھا ۔ " غالباً" نہیں بلکہ یہ قطعاً غلط ہے ۔ امجد علی سے غالب کی مراد میر امجد علی قلق ہیں جو شفق کے خاص ہم نشینوں اور دوستوں میں معلوم ہوتے ہیں ۔ بعض خطوط میں غالب نے ان کا ذکر کیا ہے دیکھیے خطوط نمبر ۳، ۵، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۲۰ وغیرہ ۔

میں نے غالب کے پندرہ بیس اعزہ کے نام جمع کیے ہیں جو ان کے خاص رشتہ دار تھے جیسے ماں، باپ، بھائی، بہن وغیرہ۔ فہرست میں آپ کو دکھاؤں گا۔ آپ بھی اس کا خیال رکھیں۔ اگر کچھ مزید رشتہ داروں کے نام معلوم ہوسکیں تو اچھا ہے۔ کچھ رشتہ داروں کے نام ملتے ہیں لیکن پتا نہیں چلتا کہ وہ غالب کے دور کے رشتہ دار ہیں یا قریب کے۔ " مرزا عاشق بیگ میرا بھانجا، اس کا بیٹا احمد مرزا " (خطوط غالب ص ۱۶۳)۔ غالب کا ایک بھانجا مرزا عبّاس بیگ ہے جس کی فرمائش پر انھوں نے دعاء الصباح کو نظم کیا تھا ۔ یہ عاشور بیگ انھی کے بھائی تو نہیں ؟

(خطوط ص ۱۵۷) " ہماری بھابی صاحبہ یعنی زوجہ میر احمد علی خاں مغفور "

(خطوط ص ۱۶۳) آخری سطر میں مرزا یوسف اور ان کے بچوں کا ذکر ہے، کیا ان کی بی بی بچوں کے نام کہیں ملتے ہیں ۔

(خطوط ص ۱۶۲) " فق شعراء حال کے کلام میں نظر نہیں آتا ۔ یہ کہاں تک صحیح ہے ؟

(خطوط ص ۲۴۹) خط ۱۳ کے نیچے تاریخ کیوں درج نہیں۔ متن خط میں دو شنبہ یکم شعبان موجود ہے۔

(خطوط ۳۲۱) دساتیر اور بُرہان کے علاوہ میرے پاس کوئی کتاب نہیں ۔ دساتیر میرا ایمان و حرزِ جان ہے ۔ خط بنام علائی ۔ انھی کو لکھتے ہیں " دساتیر میرے پاس نہیں " (ص ۳۲۵) یہ بھی صریح حقیقت سے اِنحراف کی مثال ہوسکتی ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے بعد میں ان کے پاس دساتیر نہ رہی ہو ۔ دونوں خطوں کا زمانۂ تحریر متعین کرنا چاہیے ۔

آثارِ غالب کا جو باب علی گڑھ میگزین کے غالب نمبر میں قائم کرنے کا خیال ہے اس کے لیے میں نے سوچا ہے کہ مندرجۂ ذیل تحریرات اگر مل جائیں تو شامل کردوں۔ اپنی رائے سے مطلع فرمائیے اور اِس امر سے بھی اطلاع دیجیے کہ یہ چیزیں کہاں اور کس طرح دستیاب ہوسکیں گی ۔

۱۔ مثنوی دمغ الباطل

۲۔ پانچ مختصر فارسی مثنویاں (جو دیوانِ غالب فارسی نسخۂ خدا بخش میں موجود ہیں)

۳۔ فارسی قطعہ جو تذکرۂ غوثیہ میں ہے۔ یہ قطعہ نہ کلّیات فارسی میں ہے نہ سبدِ چین میں ۔

۴۔ مثنوی دعاء الصباح شائع کردہ عرشی صاحب "در نگار"

۵۔ صفیر بلگرامی کے نام غالب کے پانچ خطوط (جلوۂ خضر) ۔ ایک خط "ندیم" گیا میں سیّد وصی احمد بلگرامی نے شایع کیا ہے ۔

۶۔ ایک فارسی خط جو آج کل غالب نمبر میں شایع ہوا ہے۔

۷۔ "گل رعنا" حصۂ اردو کے اشعار (حسرت موہانی نے شرحِ دیوانِ غالب میں کچھ درج کیے ہیں)۔

۸۔ امراؤ بیگم نے جو خلد آشیاں کو تیسرا عریضہ بھیجا تھا جسے عرشی صاحب نے شایع نہیں کیا ہے (مثل ۶ ۳۳ صفیہ احباب میں محفوظ ہے)

۹۔ سیّد وصی احمد بلگرامی کی بیاض کے اشعار

۱۰۔ مکتوب فارسی بنام ولی داد خاں — کتب خانۂ حبیب گنج

جواب یہیں کے پتے سے دیجیے۔

(۴)

علی گڑھ میگزین

۷۵۰ ایس ایس ویسٹ

سر سید ہال

۲۶ / ۹ / ۴۸ء

مخدومی سلام مسنون

ایک عریضہ حاضرِ خدمت کر چکا ہوں ۔ کل تذکرۂ غوثیہ ایک شلف میں مل گیا ۔ غالب سے متعلق دو مقامات پر ذکر ہے اور وہ شیخ محمد اکرام نے ا تیسرے ایڈیشن میں شایع کر دیا ہے کل ہی دو گھنٹے میں پوری کتاب پڑھ گیا ۔ دو مقامات پر غالب کے شعر اور مصرعے نقل کیے ہیں ۔ اس کتاب سے کوئی خاص روشنی غالب پر نہیں پڑتی ۔ لیکن کتاب بہت دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے ۔ آپ فرمائیں تو بھیج دوں ۔

شیرانی صاحب کا خط ضرور بھیج دیجیے ۔ پتا نہیں مولوی عبدالحق کا کوئی خط آپ کے پاس محفوظ ہے یا نہیں ۔ جواب سے جلد مطلع فرمائیں۔

والسلام

مختار الدّین

(۵)

۵۷، ایس ایس ویسٹ

۲۶ / ۱۰ / ۴۸ء

مخدومی سلامِ مسنون

پہلے آپ کا رجسٹرڈ خط ملا اس کے بعد دوسرا سادہ خط ملا۔ "عُود ہندی" اشاعتِ اول روانۂ خدمت ہے۔ آپ کے مضمون کے مطبوعہ فرمے بھیجنے میں دیر اس لیے ہوئی کہ میں چاہتا تھا کہ "عُود" مل جائے تو ساتھ ہی روانہ کردوں۔ اس کا ایک نسخہ یہاں اور تھا اور اس کا سر ورق رنگین (سبز یا سرخ) تھا۔ یہ نسخہ بھی طبعِ اوّل کا ہے اور کوئی فرق نہیں۔ لیکن مہر صاحب نے لکھا ہے کہ اشاعت ۳ رجب کی ہے اس اشاعت میں ۱۰ رجب ہے۔

اردوے معلّیٰ کا بھی ایک قدیم مطبوعہ نسخہ یہاں موجود ہے جو " ۴ ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۸ھ مطابق ۶ مارچ ۱۸۶۹ء روز مبارکہ جمعہ کو بساعت سعد چھپ کے تیار ہوگیا " یہ نسخہ سیّد فخر الدّین کے زیرِ اہتمام شایع ہوا ہے۔ آخر میں غلط نامہ درج ہے ۴۶۴ صفحات پر یہ کتاب مکمل ہوئی ہے۔ یہ مجھے اردوے معلّیٰ کی اشاعتِ اوّل معلوم ہوتی ہے۔ نسخہ باہر جاسکتا ہے یا نہیں اور کتب خانے سے میں ایشو کراسکتا ہوں یا نہیں یہ قابلِ دریافت ہے۔ یہ کتاب لِٹن لائبریری کی نہیں ایک پرائیوٹ ذخیرے کی ہے۔ بہر کیف اگر آپ لکھیں گے تو میں اسے ایشو کرانے کی کوشش کروں گا۔ آپ کے تفصیلی خط کا شدید انتظار ہے، محمود شیرانی مرحوم کے خط کا بھی۔ یہ چیزیں جلد بھیج دیجیے۔ میں (میگزین کی) کتابت ختم کراکے ایک ہفتے کے لیے مُحرّم کی تعطیلات میں مکان آنا چاہتا ہوں، کب تک؟ یہ ابھی قطعی طور پر نہیں کہہ سکتا۔

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ والسّلام

آپ کا

آرزو

(۶)

حبیب منزل

سیلاؤ ضلع پٹنہ

۱۶ / ۱۱ / ۴۸ء

مخدومی سلامِ مسنون

آپ کی طویل تنقید کی آخری قسط اور آپ کا والا نامہ ملا۔ دلی شکریہ قبول فرمائیں کہ

آپ نے زحمت فرما کر علالت کی حالت میں اپنا خاصا وقت صرف کر کے طویل خط لکھا۔ آپ کا لکھنا ویسے بھی ناگوار نہیں ہوتا پھر میں نے تو خود آپ سے درخواست کی تھی مجھے واقعی ایسی تنقید کی ضرورت بھی تھی۔ آپ اگر رُو بصحت ہوں تو اس سلسلے میں اور کچھ لکھ چاہتے ہوں تو لکھ بھیجیے۔ ابھی ساری باتیں آپ کے دماغ میں تازہ ہوں گی۔

میں نے پہلے بھی آپ کو اطلاع دی تھی کہ "سیرِ سیّاح" کے دو مطبوعہ نسخے علی گڑھ میں محفوظ ہیں۔ دیوانِ رودکی کے متعلق بعد کو اطلاع دوں گا۔ آپ کے مضمون کی تصحیح اسی نمبر میں شایع کر رہا ہوں۔

میں ۹ ماہ رواں کو بوقتِ شب پٹنہ پہنچا، دوسرے دن یہاں اپنے گاؤں چلا آیا۔ اس عجلت میں بھی آپ سے ملنے کے لیے وقت نکال سکتا تھا لیکن وہ ملاقات بہت مختصر ہوتی، اس لیے اسے واپسی پر ملتوی کر دیا۔ میں ۱۹ یا ۲۰ کو آؤں گا اور غالب نمبر کے سلسلے میں جو کچھ آپ نے لکھا ہے اسے اپنے ساتھ میں لے جانا چاہتا ہوں۔ ناسازیِ طبع کی بنا پر کام ادھورا رہ گیا ہے اسے براہِ کرم مکمل کر لیجیے بشرطے کہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہو۔

سیّد وزیر الحسن صاحب نے جواب دیا ہو تو مطلع کیجیے گا۔ کلّیاتِ نثرِ غالب آپ کو اب تک نہ ملا ہو تو مطلع فرمایئے، میں اس کتاب کی پہلی اشاعت جو ایک زمانے میں آپ کے پاس رہ چکی ہے حاضرِ خدمت کر دوں گا۔

والسّلام

مختار الدّین احمد

(۷)

۵۰، سرسیّد غربی

۱۹ / ۱ / ۶۹ء

مخدومِ گرامی سلامِ مسنون

پرسوں آپ کے چار پوسٹ کارڈ اور آج رجسٹری ملی۔ ممنون ہوں کہ آپ نے زحمت فرما کر خطوط فوراً بھیج دیے لیکن یہ تو تعداد میں بہت کم معلوم ہوتے ہیں۔ مجھے یاد تھا کہ آپ کے پاس تقریباً چالیس خطوط ہیں۔ براہِ کرم اس پر تفصیلی نوٹ لکھ کر بھیجیں۔ میں نے خاصے صفحات سیکشن کے لیے رکھے ہیں۔ کتابت تشفی بخش اور ان شاء اللہ صحیح ہوگی۔

ڈاکٹر صدیقی ابھی حال میں یہاں آئے تھے، میں ان سے ملنے گیسٹ ہاوس گیا لیکن وہ ذاکر صاحب کے پاس گئے ہوئے تھے۔ پھر وہ اُسی دن چلے گئے اور میرے لیے ایک رقعہ چھوڑ گئے کہ ایک ہفتے میں وہ مضمون بھیج دیں گے۔ خطوط کی تمہید کے بعد اگر عرشی صاحب والی کتاب پر تنقید بھیج دیں تو بہت بہتر ہو۔ اس کے بعد اور مضامین روانہ فرمائیں۔ یہ خط عجلت میں آپ کے حسبِ حکم صرف رسید کے طور پر لکھ رہا ہوں۔

والسّلام

مختار الدّین آرزو

(۸)

۵۷، سرسیّد غربی
مسلم یونیورسٹی

۳۹/۱/۲۴ء

مخدومی سلامِ مسنون

دو کارڈوں میں صرف ایک کارڈ ملا۔ آج بھی انتظار کیا کہ دوسرا گمشدہ کارڈ آجاتا تو ایک ساتھ دونوں کا جواب لکھوں۔ مجبوراً ایک کارڈ کا جواب ہی لکھ رہا ہوں میں رسالہ عبدالکریم شائع کرنے کو تیار ہوں لیکن آپ سے جو گفتگو ہوئی اس کی ساری باتیں حافظے میں محفوظ نہیں، براہِ کرم انھیں لکھ بھیجیے کہ بعد کو کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو۔ اس بات کا خیال رکھیے گا کہ مجھے پہلے منظوری علی گڑھ میگزین کے مینجر صاحب پھر سنسر صاحب سے لینی ہوتی ہے اور یہ ضرور نہیں کہ یہ اصحاب بھی اس قسم کے علمی مسائل اُسی طرح سوچیں جس طرح ہم سوچتے ہیں۔ میں نے میگزین کے سائز کا فیصلہ کرلیا ہے یہ 8 / 23 x 18 ہوگا یعنی سویرا لاہور کے سائز 16 / 30 x 20 سے طول میں کچھ بڑا ہے۔

صدیقی صاحب اجازت دے دیں تو مجھے مطلع فرمائیے اور رسالے کی نقل بھیج دیجیے۔ مسوّدہ صاف ہو اور واضح۔ دوسرے مضامین موعودہ بھی جلد روانہ فرمائیے۔ عرشی صاحب نے اپنے دونوں مضامین بھیج دیے ہیں۔ مالک رام صاحب کا مضمون بھی آگیا ہے۔ شہباز کی کتاب یہاں موجود ہے۔ معلوم نہیں آپ کیا چاہتے ہیں۔ کیا یہ کتاب آپ کو بھیج دوں۔ یا اس سے کچھ معلومات آپ کو بھیجنے ہیں۔